# حیاتِ امام مسلم بن حجاج القشیریؒ

# BIOGRAPHY OF IMAM MUSLIM IBN HAJJAJ AL-QASHIRI

**محمد حسان سعید** (لیکچرار، نیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ ایمر جنگ سائنسز، کراچی کیمپس)
**محمد شہزاد** (اسسٹنٹ پروفیسر، نیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ ایمر جنگ سائنسز، کراچی کیمپس)
**حافظ محمد ثانی** (اسسٹنٹ پروفیسر، وفاقی اردو یونیورسٹی، عبدالحق کیمپس، کراچی)

**ABSTRACT**
Prophet Muhammad (Peace be upon him) asked the Ummat to build a strong bond with Quran and Sunnah. However, it was not possible to hold these, till both were not maintained in their original form. The science of Hadith has a significant role in the preservation of this Islamic Intellectual Heritage. It became possible because of the tremendous efforts of the Muslim Scholars who spent their entire lives in learning and spreading the Islamic knowledge. Imam Muslim bin Hajjaj al Qushairi 578 AD is one of the most enthusiastic, popular, and authentic personalities in the field of science of Hadith and among the bibliography of the narrators of Hadiths. His compilation *As-Sahih Al-Jamey* has a major contribution in preservation of Hadith. It is considered as the second most authentic book after The Quran. The paper discusses in details about the life of this intellectual personal, his journeys, his teachers, his students, his status, and his other research works.

**KEYWORDS:** Imam, Muslim bin Hajjaj, Hadith, Sahih Muslim, As-Sahih Al-Jamey.
**کلیدی الفاظ:** حیات، امام، مسلم بن حجاج، حدیث، علماء، عالم، فقہاء

## نام و نسب

عساکر الدین ابوالحسین مسلم بن حَجاج بن مسلم بن وَرد بن کوشاذ القُشیری۔[1] مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ قشیری النسب ہیں اور یہ بنو قشیر کی طرف منسوب ہے جو کہ عرب کے مشہور معروف قبائل میں سے ایک ہے۔ اسی وجہ سے آپؒ قشیری کہلاتے ہیں۔ بہت سے علماء کا تعلق اس سے رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ خالص عربی النسب ہیں۔[2]

## وطن

نیشاپور آپ کا مولد و مسکن ہے۔ اس نسبت سے آپ نیشاپوری کہلاتے ہیں۔ نیشاپور کا شمار اس وقت کے اہم علمی مراکز میں ہوتا تھا۔ خصوصاً علم حدیث میں اس شہر کو امتیازی شان حاصل تھی۔ اسی وجہ سے علامہ سخاوی نے اسے "دارالسّنة والعَوالي" کے نام سے یاد کیا ہے۔[3] اس شہر کی طرف علماء کے رجوع کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ تیسری صدی ہجری میں یہاں کے رہنے والے علماء اور باہر سے آنے والے علماء کی تعداد 1375 بتائی گئی ہے۔ چناں چہ یاقوت حَموی کا قول ہے: معدن الفضلاء ومنبع العلماء۔[4]

**تاریخِ ولادت**

امام مسلم کی تاریخِ ولادت کے بارے میں چار اقوال ہیں:

**پہلا قول:** 201ھ، جیسا کہ ذہبی نے العبر میں ماہ رجب میں امام کی وفات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے: وله ستون سنة۔[5] اور آپ کی وفات بالاتفاق 261ھ ہے۔اس لحاظ سے ولادت کی تاریخ 201ھ بنتی ہے۔ابن العماد حنبلی نے شذرات میں اس قول کی موافقت کی ہے۔[6]

**دوسرا قول:** 202ھ، اس قول کے قائلین میں بروکلمان اور سزکین ہیں۔انھوں نے کچھ یوں کہا ہے: ولد سنة202ھ، وقيل سنة 206ھ۔[7]

**تیسرا قول:** 204ھ، اس قول کو ذہبی نے غیر یقینی انداز میں ذکر کیا ہے۔[8] ابن کثیر[9] ابن حجر[10] ابن تغری بردی[11] نے 204ھ کے قول کو جزم کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

**چوتھا قول:** 206ھ یہ حاکم کا قول ہے۔چناں چہ فرماتے ہیں:

وبه قال الحاكم وذلك فيما سمعه من ابن الأخرم: توفي مسلم بن حجاج عشية يوم الأحد ودفن يوم الإثنين لخمس بقين من رجب سنة إحدى وستين ومائتين وهو ابن خمس وخمسين سنة وهذا يتضمن، كما قال ابن الصلاح: إن مولده كان فی سنة ست ومائتين-[12]

"امام مسلم نے اتوار کی شام وفات پائی، 261ھ پیر کے دن آپ کو سپردِ قبر کیا گیا بوقت وفات عمر مبارک 55 سال تھی۔اس حساب سے سنِ پیدائش 206ھ ہی ہوا۔یہی امام ابن الصلاح کی رائے بھی ہے۔"

**ڈاکٹر عبدالرحمن طوالبہ کی تحقیق**

اس موقع پر ڈاکٹر عبدالرحمن طوالبہ اپنی تحقیق پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

والصحيح – فيما يبدو لي - القول الأخير، وأن ولادته سنة 206ھ، 821م في خلافة المامون، لأن أول من ذكر سنة وفاته وتقديره سنة ابن الأخرم- (ت 344ھ) صاحب "المستخرج على صحيح مسلم"، ونقله عنه تلميذه الحاكم (ت405ھ) في كتاب "علماء الأمصار" وكتاب "المزكين لرواة الأخبار"، وعن كتاب "علماء الأمصار" نقل ابن الصلاح (ت643ھ) وابن خلكان (ت681ھ)، وقال إنه تملک من نفس النسخة التي نقل منها شيخه ابن الصلاح-[13]

وابن الصلاح[14] والنووي[15] عن كتاب "المزكين لرواة الأمصار"- وبه جزم طاش كبرى زاده حيث

قال: والصحيح أنه ولد في سنة ست ومائتين-[16] ويلاحظ أن ابن الأخرم والحاكم وابن الصلاح والنووي ممن استدت عنايتهم بالإمام مسلم. مصنفاته وهذا أدعى إلى التحقيق والتدقيق-[17]

"ڈاکٹر طوالبہ کی تحقیق کے مطابق آخری قول راجح ہے کہ آپ کی ولادت خلافتِ مامون کے زمانے میں 206ھ میں ہوئی ہے، اس لیے کہ سب سے پہلے سنِ وفات کا ذکر ابن الاخرم صاحبِ مستخرج صحیح مسلم نے کیا ہے، حاکم نے جو ان کے شاگرد ہیں ان ہی سے نقل کیا ہے۔ نَوَوِی اور ابن الصلاح کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ طاش کبرہ زادہ نے بڑے یقین کے ساتھ تاریخ پیدائش 206ھ کا قول ذکر کیا ہے، اور یہ بات قابلِ لحاظ ہے کہ ابن الاخرم، حاکم، ابن الصلاح اور نووی یہ وہ حضرات ہیں جن کا امام مسلم اور انکی تصانیف سے خاص تعلق رہا ہے۔"

**تعلیم**

امام مسلم نے ایک علمی خاندان میں پرورش پائی۔ آپ کے والد حجاج بن مسلم شیوخ میں سے تھے۔[18] آپ کے والد کی کامل توجہ آپ کی طرف منعطف تھی۔ آپ نے ابتدائی بنیادی تعلیم اپنے والد ہی سے حاصل کی۔ البتہ اس زمانے کے دستور کے موافق آپ کو مکتب بھیجا گیا۔ جہاں آپ نے دیگر بچوں کی طرح تعلیمِ قرآن اور کتابت کی تحصیل فرمائی۔ اس ابتدائی لازمی مرحلہ کی تکمیل کے بعد اگلا مرحلہ شروع ہوا۔ اب آپ نے شیوخ کے پاس آنا جانا اور سماع شروع فرمادیا۔ گویا یہ اس زمانے کا طرزِ تعلیم تھا۔ آپؒ کے شیخ امام بخاریؒ اپنے بارے میں فخریہ فرماتے تھے:

بأنه ألهم حفظ الحديث وهو فى الكتاب، ومع ذلك فلم يخرج من الكتاب إلا بعد العشر-[19]

"وہ حفظ الحدیث کی طرف اس وقت متوجہ ہوئے جب وہ کتابت کی تحصیل میں مصروف تھے۔ اور دس سال کی عمر کے بعد اس سے فارغ ہوئے۔"

**طلبِ حدیث**

امام مسلم علمِ حدیث کی تحصیل کی طرف چھوٹی عمر میں متوجہ ہوئے ہیں۔ چناں چہ آپ کا پہلا سماع 218ھ۔[20] میں ثابت ہے جب کہ آپ کی عمر 12 سال تھی، آپ نے اپنے شہر کے مختلف شیوخ سے کثیر تعداد میں روایات کا سماع کیا ہے۔ سماع حدیث کے سلسلے میں سب سے پہلا نام یحیی بن معین بن بکیر التمیمی نیشاپوری (ت 226ھ) کا آتا ہے۔[21] اس کے علاوہ نیشاپور میں جن سے آپ نے سماعِ حدیث کیا ہے ان میں اسحٰق بن راہویہ (ت 238ھ)[22] قتیبہ بن سعید (ت 240ھ) ہیں۔ یہ حضرات قَرنِ ثالث سے تعلق رکھتے ہیں جو روایتِ حدیث، نقدِ حدیث اور تدوینِ علمِ حدیث کے اعتبار سے انتہائی عروج کا زمانہ تھا۔[23]

**تحصیلِ علم حدیث سے متعلق امام مسلمؒ کا طرزِ عمل**

ڈاکٹر عبدالرحمن طوالبہ نے اس سلسلے میں ایک لطیف نکتہ امام صاحب کے طرزِ عمل سے متعلق بیان کیا ہے:

وصنيع مسلم في السماع من شيوخ بلاده قبل السماع من غيرهم ينسجم مع آداب طالب الحديث في البدء بالمدن القريبة قبل الرحلة إلى الآفاق- وهو اليسر وأقل كلفة، وأقوى في التثبت والضبط، ومن حفظ وفهم في مكان القريب السهل بغير عناء فإن ذلك يساعده على الحفظ والفهم في المكان البعيد الصعب-(24)

''امام مسلم کا سماعِ حدیث میں طریقہ، پہلے اپنے شہر کے شیوخ سے استفادے اور پھر دوسرے شیوخ کی طرف متوجہ ہونے کا رہا ہے، جیسا کہ طالب الحدیث کے آداب سے متعلق ہے کہ دور دراز علاقوں کی طرف متوجہ ہونے سے پہلے اپنے قریبی شہر سے ابتداء کرے، یہ آسان ہے اور اس میں مشقت بھی کم ہے اور تثبت واتقان کے اعتبار سے زیادہ مؤثر ہے۔ جو اس طرح بغیر مشقت کے اپنے قریبی مقام سے تحصیل کر لیتا ہے تو یہ اس کے لیے دور دراز اور پُر مشقت ماحول میں حفظ و فہم کے لیے معین و مددگار ثابت ہوتا ہے۔''

## امام مسلمؒ کا ذریعۂ معاش

امام مسلمؒ تاجر تھے۔(25) ومتجره بخان محمش-(26) ''خانہ محمش امام مسلم کی تجارت گاہ تھا۔'' چناں چہ محمد بن عبدالوھاب فراء(ت272ھ) کا بیان ہے: كان (مسلمؒ) بَزَّازاً-(27) ''آپ نے کسبِ معاش کیلئے بزازی اختیار کی۔''

چناں چہ امام مسلم کے آبائی وطن نیشاپور کی خوشحالی کے بارے میں علامہ حِمیَری فرماتے ہیں:

وليس بخراسان مدينة أصح هواء ولا أرحب فناء ولا أشد عمارة ولا أمكن تجارة ولا أكثر سابلة ولا أغزر فائدة من نيسابور، ويرتفع منها من أصناف البز وفاخر الثياب القطن والقز ما يعم البلاد وتؤثره الملوك ويتنافس فيه الرؤساء-(28)

''خراسان بھر میں نیشاپور سے بڑھ کر کوئی شہر ایسا نہ تھا جس کا ماحول صاف ستھرا، میدانی زمینیں کشادہ، عمارتیں مضبوط، تجارت مستحکم اور بے پناہ فائدے والا ہو۔ یہاں سے قسم ہا قسم کے عمدہ کاٹن اور ریشم کے کپڑے چہار دانگ عالم میں برآمد کئے جاتے جنہیں بادشاہان ممالک زیب تن کیا کرتے اور رؤساء جس کی حرص کرتے۔ امام مسلم صاحبِ ثروت تھے اور خوشحال زندگی گزارتے تھے۔''(29)

لیکن ان کا یہ مال ودولت اور تجارت اشاعتِ حدیث کے لیے رکاوٹ کے بجائے مؤید تھا۔ چناں چہ حاکم کا بیان ہے:

قال الحاكم النيسابوري(ت405ھ): وسمعت أبي يقول: رأيت مسلم بن حجاج يحدّث بخان محمش-(30)

''حاکم فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ امام مسلم خان محمش (جو کہ آپ کا مقام تجارت تھا) میں حدیث بھی بیان کرتے تھے۔ آپ کی تجارت دراصل آخرت کی تجارت تھی، اپنا مال خیر کے کاموں میں خرچ کرتے تھے، اہل نیشاپور پر آپ کی خاص عنایت تھی، حقیقت میں آپ محسنِ نیشاپور تھے۔''(31)

دوسری طرف آپ نے بلادِ اسلامیہ کے سفر بھی کیے اور ایک سے زیادہ مرتبہ کیے۔[32] ظاہر ہے ان اسفار کے لیے زادِ راہ، سواری اور خرچے کی کس قدر ضرورت ہوتی ہوگی یہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ چنانچہ یہ ضرورت اسی تجارت سے پوری فرماتے تھے۔

**امام مسلمؒ کے اخلاق وصفات**

امام مسلم کے اخلاق وصفات سے متعلق علماء متفق اللسان ہیں کہ آپ اعلیٰ اخلاق سے متصف، نہایت سخی اور بہترین منتظم تھے، غیبت وحسد اور سب وشتم جیسی روحانی بیماریوں سے کوسوں دور تھے اس سلسلے میں آپ کے معاصرین کے چند اقوال پیشِ خدمت ہیں۔ امام حاکم فرماتے ہے:

سمعت أبي يقول: رأيت مسلم بن الحجاج يحدّث بخان محمش، فكان تامّ القامة، أبيض الرأس واللحية-[33]

"میں نے اپنے والد سے سناوہ کہتے ہیں: میں نے خان محمش میں امام صاحب کو حدیث بیان کرتے دیکھا ہے، آپ دراز قد تھے، سر اور ڈاڑھی مبارک کے بال سفید تھے۔"

شاہ عبد العزیز دہلویؒ فرماتے ہیں:

أنه ما اغتاب أحدا في حياته، ولا جرب ولا شتم-[34]

"آپ نے ساری زندگی کسی کی غیبت کی نہ کسی کے ساتھ سبّ وشتم کیا۔"

حافظ ذہبیؒ آپ کی خدمتِ خلق کی صفت کی وجہ سے آپ کو "محسنِ نیشاپور" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔[35]

حسنِ ترتیب اور انتظام کے اعتبار سے آپ اپنے اہل علاقہ کی طرح ایک خاص مقام رکھتے تھے، جن کے بارے میں کہا گیا ہے:

وله ملكة حسنة و يضع الأشياء في مواضعها هو يتّصف بما وصف به أهل نيسابور، من أنهم: أهل رئاسة وسياسة، وحسن ملكة، ووضع للاشياء في مواضعها-[36]

**ملحوظہ:** چناں چہ حسنِ ترتیب وانتظام کا ایک مظہر امام صاحب کی تصنیف صحیح مسلم بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاصرین نے حسنِ صناعت اور وضع وترتیب کے اعتبار سے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر فضیلت دی ہے جیسا کہ اس بارے میں مشہور شعر ہے:

تخاصم قوم في البخاري و مسلم — لدي وقالوا أي ذين تقدم
فقلت لقد فاق البخارى صحة — كما فاق في حسن الصناعة مسلم [37]

**امام مسلمؒ کا خاندان**

آپؒ کی عائلی زندگی سے متعلق ہمیں خاطر خواہ معلومات نہیں ملتیں، اس سلسلے میں حاکم کا یہ قول معمولی رہنمائی کرتا ہے:

رأيت من أعقابه من جهة البنات في داره ولم يعقب ذكرا-[38]

"مجھے امام صاحب کے گھر میں ان کی بچیوں سے متعلق تو معلوم ہے لیکن اولادِ نرینہ آپ کی نہیں تھی۔"

**امام مسلمؒ کا مذہب**

امام مسلم کے مذہب کے سلسلے میں ہمیں مختلف اقوال ملتے ہیں:

**حاجی خلیفہ وغیرہ کی رائے:** حاجی صاحب نے آپ کو شافعی المذہب بتایا ہے۔[39]

**نواب صدیق حسن خاں صاحب کی رائے:** نواب صاحب سے بھی آپ کا شافعی ہونا منقول ہے۔[40]

**ابن ابی یعلیٰ کی رائے:** محقق ابن ابی یعلی نے طبقاتِ حنابلہ میں آپ کا ذکر کیا ہے۔[41]

**محمد بن عبد الرحمن العليمي المقدسي الحنبلي کی رائے:** علیمی نے المنہج الاحمد فی تراجم اصحاب امام احمد نے بنا بر سماع امام احمد بن حنبل آپ کا تذکرہ حنابلہ میں کیا ہے۔[42] لیکن بہر حال آپ کے حنبلی المسلک ہونے کی صراحت نہیں کی ہے۔

صاحبِ فتح الملہم علامہ شبیر احمد عثمانی کہتے ہیں: آپ مقلّدِ محض تھے، نہ ہی مجتہدِ مطلق، البتہ علماءِ حدیث و فقہ میں سے تھے بلکہ اہلِ حدیث فقہاء مثلاً امام مالک، امام شافعی اور احمد بن حنبل کی رائے کی طرف آپ کا میلان تھا۔[43]

**امام مسلمؒ کا زمانہ**

امام مسلم کا زمانہ 206ھ تا 261ھ قرنِ ثالث کہلاتا ہے۔ یہ علوم و فنون کے عروج کا زمانہ کہلاتا ہے۔ خاص کر علمِ حدیث میں اس کی خاص شان تھی۔

فشهد هذا القرن: فمنه ما بدأه الصحابة ومن بعدهم من الائمة من أجل المحافظة على السنة من حيث التدوين والنقد والتأليف فيهما-[44]

"حدیث اور علم اس زمانے میں خوب پھلا پھولا ہے۔ اور تدوین حدیث کے حوالے سے یہ زمانہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔"

یہی وجہ ہے کہ اس زمانے کو حدیث اور سنت کے اعتبار سے بارونق زمانہ کہا گیا ہے۔ أزهى عصور السنة وأسعدها بأئمة الحديث وتأليفهم الخالدة-[45] "نیز یہ زمانہ بڑے بڑے محدثین، ماہر ترین ناقدینِ حدیث اور مؤلفینِ حدیث کا زمانہ رہا ہے۔" (فهوعصر) كبار المحدثين وحذاق الناقدين ومهرة المؤلفين-[46] "خاص کر یہ زمانہ یحیی بن معین (ت233ھ) علی بن المدینی (ت234ھ) اسحاق بن راہویہ (ت238ھ) امام احمد بن حنبل (ت241ھ) امام بخاری (ت256ھ) امام ابوزرعہ (ت264ھ) امام ابن ماجہ (ت275ھ) امام ابوداؤد (ت275ھ) اور ابوحاتم (ت277ھ) جیسے اساطینِ علم و فن کا زمانہ کہلاتا ہے۔"[47]

**امام مسلمؒ کے علمی اسفار**

امام مسلم نے سب سے پہلے اپنے وطن نیشاپور اور اپنے شہر خراسان[48] میں روایات کے ایک بڑے ذخیرے کا سماع کیا ہے۔اس کے بعد آپ بیرونی اسفار کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ چناں چہ امام نووی لکھتے ہیں:

أحد الرحالين في طلبه إلى أئمة الأقطاروالبلدان[49] وكانت رحلاته واسعة [50] جدا. طاف خلالها البلاد الإسلامية عدة مرات۔[51]

"آپ نے طلبِ حدیث کے لیے دور دراز کے شہروں کے سفر کیے ہیں۔آپ نے مختلف اسلامی ممالک کے متعدد اسفار کیے ہیں۔"

آپ کے بیرونی اسفار کی ابتداء220ھ بتائی جاتی ہے،اُس وقت آپ کی عمر14 سال تھی۔آپ کا یہ سفر حج کی ادائیگی کے لیے تھا۔ چناں چہ علامہ ذہبی فرماتے ہیں:

وحجّ في سنة عشرين ومائتين وهو أمرَد۔[52]

"آپ نے220ھ میں حج کا سفر کیا۔اس وقت آپ بے ریش تھے۔"

اس مبارک سفر میں آپ نے امام قعنبی(ت221ھ)اوران کے پائے کے دیگر محدثین سے سماع کیااور علوِ سند حاصل کی۔ امام ابن الصلاح اور امام نووی کے بقول حجاز میں آپ نے سعید بن منصور (ت227ھ)ابو مصعب زھری(ت242ھ)وغیرہ سے سماع کیا۔[53] امام ذہبی اور علامہ ابن کثیر کا قول ہے:

وسمع بالحرمين يعني المدينة والمكة۔[54]

"آپ نے حرمین یعنی مکہ اور مدینہ میں بھی سماع کیا ہے۔"

اس کے علاوہ آپ نے عراق،بصرہ،بغداد،بلخ،کوفہ،شام،مصر،ری وغیرہ کا سفر بھی کیا ہے۔[55]

## امام مسلمؒ کے شیوخ

امام مسلم کے وہ شیوخ جن سے آپ نے اپنی الجامع المسند الصحیح میں روایت لی ان کی تعداد220تک پہنچتی ہے۔[56] ذہبی نے تذکرہ میں جن کے حالات ذکر کیے ہیں ان کی تعداد84 ہے،جو حفّاظِ حدیث میں سے ہیں۔[57] امام مسلم نے اپنی کتاب میں اپنے تمام شیوخ سے روایت نہیں لی ہے۔

## امام مسلمؒ کے وہ شیوخ جن کی روایت مسلم شریف میں نہیں ملتی

- علی بن الجعد(ت230ھ)
- علی بن المدینی(ت234ھ)
- محمد بن اسمٰعیل البخاری(ت256ھ)
- محمد بن یحیی الذھلی(ت258ھ)۔[58]

## امام مسلمؒ کے چار مشہور شیوخ

- امام القعنبی (ت 221ھ)
- امام یحیی بن یحیی بن بکیر نیشاپوری (ت 226ھ)
- امام بخاری (ت 256ھ)
- امام ابو زرعہ رازی (ت 264ھ)۔[59]

## امام مسلمؒ کے وہ چند شیوخ جن سے صحیح مسلم میں زیادہ روایات مروی ہیں

| نمبر شمار | اسمائے گرامی | تعدادِ مرویات | تاریخ وفات |
|---|---|---|---|
| 1 | عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ[60] | 1540 | 235ھ |
| 2 | زہیر بن حرب[61] | 1281 | 234ھ |
| 3 | محمد بن مثنی[62] | 772 | 252ھ |
| 4 | قتیبہ بن سعید[63] | 668 | 240ھ |
| 5 | محمد بن عبداللہ بن غیر[64] | 573 | 234ھ |
| 6 | محمد بن علاء ہمدانی[65] | 556 | 247ھ |
| 7 | محمد بن بشار[66] | 460 | 252ھ |

## امام مسلمؒ کے تلامذہ

امام مسلم کی علوِّشان اور علمِ حدیث میں آپ کے مقام کی بدولت شرق و غرب کے طالبانِ علمِ حدیث کثرت سے آپ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ کیوں کے آپ نے بکثرت اسفار کیے ہیں لہذا آپ کے تلامذہ ناصرف نیشاپور بلکہ بیرونِ نیشاپور بھی ہمیں نظر آتے ہیں۔ چناں چہ رَی میں آپ سے ابن ابی حاتم رازی نے سماع کیا ہے۔[67] بغداد کے متعدد اسفار میں یحی بن صاعد اور محمد بن مخلد کا نام آتا ہے۔[68] آپ کے تلامذہ میں سے 38 حضرات وہ ہیں جنہوں نے امام صاحب کے علم سے وافر حصہ پایا ہے اور آپ کی مؤلفات کو عام کیا ہے۔ ان کے تراجم سے واضح ہوتا ہے کہ ان میں سے 26 تو حفّاظ ہیں۔[69] جن کے حالات ذہبی نے تذکرہ میں قلمبند کیے ہیں، جو اپنے زمانے کے کبار محدثین اور حفاظ میں سے ہیں۔[70] امام مسلمؒ ان عبقری شخصیات میں سے ہیں جن سے روایت کرنے والوں میں ان کے شیوخ بھی ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) محمد بن عبدالوہاب الفراء[71] (۲) علی بن حسین بن ابی عیسی الہلالی[72]

## امام مسلمؒ کے چند مشہور تلامذہ

ابو بکر بن خزیمہ (ت 223ھ) صاحب الصحیح ابو حاتم رازی (ت 227ھ) ابن ابی حاتم رازی (ت 327ھ) صاحب الجرح

والتعدیل ابوعوانہ اسفرائینی (ت316ھ) صاحب المستخرج عن صحیح مسلم ابوعیسی الترمذی (ت272ھ) صاحب السنن۔[73]

**امام مسلمؒ کی تالیفات**

امام مسلم کثیر التصانیف شخصیت رہے ہیں۔ آپ نے علمِ حدیث اور دیگر علوم وفنون میں کئی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں، مثلاً عِلَل، أوہام المحدثین، طبقات، الأسماء والکنی، منفردات، وحدان، الإخوۃ والأخوات اور محضرمین وغیرہ۔ علامہ ذہبی سیر میں امام صاحب کی جملہ تصانیف کاذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

ثم سرد الحاكم تصانيف له لم أذكرها۔[74] ''آپ کی بہت ساری کتابیں تو آج تک نامعلوم ہی رہی ہیں۔''

بہر کیف آپؒ کی چند تصانیف درج ذیل ہیں:

۱۔ الأسامی والکنی یاالأسماء والکنی یا الکنی[75] ۲۔ التمییز ۳۔ الجامع الصحیح ۴۔ رجال عروۃ بن زبیر ۵۔ المنفردات والوحدان ۶۔ الطبقات ۷۔ الأخوۃ والأخوات من العلماء والرّواۃ ۸۔ أسماء الرجال[76] ۹۔ الأفراد ۱۰۔ افراد الشامیین من الحدیث عن رسول اللہ رب العالمین ۱۱۔ الأقران ۱۲۔ انتخاب مسلم علی أبی احمد الفراء ۱۳۔ الإنتفاع بأہب السباع ۱۴۔ الأوحاد ۱۵۔ الأولاد الصحابۃ ومن بعدہم من المحدثین۔[77]

**وفات**

امام مسلمؒ کی وفات بالاتفاق اتوار کی شام 25 رجب[78] 261ھ[79] بمطابق 6 مئی 578م بعمر 55 سال ہوئی ہے۔[80] میدانِ زیاد نصر آباد نیشاپور سے باہر آپ کی قبر مبارک ہے۔[81] وكان قبره يزار[82] آپ کی مقبرہ زیارت گاہ خاص وعام ہے۔ چناں چہ حاکم فرماتے ہیں:

وبه قال الحاكم وذلك فيما سمعه من ابن الأخرم: توفي مسلم بن حجاج عشية يوم الأحد ودفن يوم الإثنين لخمس بقين من رجب سنة إحدى وستين ومائتين وهو ابن خمس وخمسين سنة وهذا يتضمن، كما قال ابن الصلاح: إن مولده كان في سنة ست ومائتين۔[83]

**سببِ وفات**

آپ کی وفات کاواقعہ جہاں عجیب وغریب ہے وہاں طالبانِ علمِ حدیث کے لیے درسِ عبرت بھی ہے۔ چناں چہ روایت ہے: مجلس میں کسی نے آپ سے ایک حدیث سے متعلق دریافت کیا جس کے بارے میں امام صاحب کو معلوم نہیں تھا۔ آپ گھر تشریف لائے اور گھر والوں سے کہہ دیا کہ کوئی مداخلت نہ کرے۔ گھر والوں نے بطورِ ہدیہ آئی ہوئی کھجوروں کی تھیلی آپ کے سامنے رکھ دی۔ چناں چہ آپ حدیث تلاش کرتے رہے اور ایک کے بعد ایک کھجور کھاتے رہے یہاں تک کہ صبح نمودار ہو گئی اور حدیث مل گئی۔[84]

چناچہ امام حاکم پورا قصہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

أنه مرض منها ومات. فكان سبب وفاته ناشئا عن غمرة فكريّة علميّة-[85]

"اسی سبب آپ بیمار ہوئے اور انتقال فرمایا۔ دراصل یہی علمی فکر واستغراق آپ کی وفات کا سبب بنا۔"

## امام مسلمؒ کی عظمتِ شان

امام مسلم کی جلالتِ شان اور محدّثانہ عظمت کی ایک دنیا قائل رہی ہے۔ آپ کی طبعی حذاقت اور فنِ حدیث میں یدِ طولیٰ کے پیشِ نظر جہاں بعد والوں نے آپ کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے وہاں خود آپ کے اساتذہ نے بھی آپ کے بارے میں بلند کلمات ارشاد فرمائے ہیں، جو آپ کے امامِ حدیث ہونے کی بیّن دلیل ہے۔ چند اقوال بطورِ نمونہ پیشِ خدمت ہیں۔

## امام مسلمؒ اپنے مشائخ کی نظر میں

آپؒ کے استادِ عظیم اسحٰق بن راہویہ آپؒ کی ذکاوت وذہانت کو دیکھتے ہوئے فرماتے تھے:

أيّ رجل يكون هذا-[86] "اللہ ہی بہتر جانتے ہیں کہ یہ شخص مستقبل میں کتنا بڑا آدمی بنے گا۔"

ابو عمرو المستملیؒ جیسے اساتذہ آپؒ کے وجود کو باعثِ خیر جانتے تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

لن نعدم الخير ما أبقاك الله للمسلمين-[87] "جب تک آپ زندہ ہیں ہم خیر سے محروم نہیں ہوں گے۔"

آپؒ کے استاذ محمد بن عبد الوہاب الفراءؒ کہتے ہیں:

كان مسلم بن الحجاج من علماء الناس، ومن أوعية العلم، ما علمته إلا خيرا-[88]

"مسلم بن حجاج علماء الناس اور علم کے محافظین میں سے ہیں، میں ان کے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہیں جانتا۔"

آپؒ کے شیخ محمد بن بشارؒ کہتے ہیں: حافظ الدنیا چار ہیں: امام ابوزرعہ رازی (رَی میں)، امام مسلم (نیشاپور میں)، امام عبد اللہ دارمی (سمرقند میں)، امام محمد بن اسماعیل (بخاری میں)۔[89]

## امام مسلمؒ دیگر علماء کی نظر میں

شیخ یافعیؒ مرأۃ الجنان میں کہتے ہیں:

قال اليافعي: ومناقبه مشهورة، سيرته مشكورة-[90] "آپ کے مناقب معروف ہیں اور سیرت قابل قدر ہے۔"

خطیب بغدادی کی رائے:

قال الخطيب: أحد الأئمة من حفاظ الحديث-[91] "آپ کا شمار ائمہ حفاظ الحدیث میں ہوتا ہے۔"

علامہ سمعانی کہتے ہیں:

قال السمعاني: أحد أئمة الدنيا-[92] ''جن علماء نے پوری دنیا پر اپنی امامت کا سکہ بٹھایا ہے آپ ان میں سے ایک ہیں۔''

امام نوویؒ کہتے ہیں: آپ اہلِ حفظ واتقان میں سے تھے۔[93]

ابن خَلّکان کہتے ہیں: آپ ائمہ حفاظ اور اونچے درجے کے محدّث ہیں۔[94]

علامہ ذہبیؒ کی نظر میں:

قال الذهبي في(التذكرة):الإمام الحافظ حجة الإسلام-[95] وفي(السير)الإمام الكبيرالحافظ المجوّد الصادق-[96] وفي(العبر)أحد أركان الحديث-[97]

''ذہبی نے آپؒ کو امام، حافظ، حجۃ الاسلام، الامام الکبیر، مجوّد، صادق اور حدیث کی بنیادوں میں سے ایک قرار دیا ہے۔''

ابو بکر الجارودؒ کہتے ہیں:

كان من أوعية العلم-[98] ''آپ علم کے سب سے بڑے محافظ تھے۔''

طاش کبری زادہ کہتے ہیں:

بل هو إمام خراسان في الحديث بعد البخاري-[99] ''امام مسلم، امام بخاری کے بعد خراسان کے امام ہوئے ہیں۔''

**حوالہ جات**

---

(1) جمال الدين أبوالحجاج يوسف المزي، **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**،(بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1403ھ-1983م)،ج:3،ص:1324؛شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي، **تذكرة الحفاظ**، (بيروت: دار الكتب العلمية)،ج:2،ص:588؛ شمس الدين أبي عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان الذہبی، **سیر أعلام النبلاء**،(بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ)،ج:12،ص:557

(2) أبو سعد عبدالكريم بن محمد بن منصور التميمي السمعاني، **كتاب الأنساب**،(بیروت: دارالجنان، 1408ھ)،ج:10،ص:155؛عزالدين أبوالحسن علي بن محمد بن عبدالكريم ابن الأثير الجزري، **اللباب في تهذيب الأنساب**،(بیروت: دارالكتب العلمیۃ، 1420ھ)،ج:3،ص:37؛أبو عمرو بن صلاح، **صيانة صحيح مسلم من الإخلال والغلط والحماية والسقط**،(بیروت، دار الغرب الإسلامی، 1404ھ - 1984م)،ص:57؛أبوزكريا محي الدين يحى بن شرف بن مري بن حسن بن حسين بن حزام، **تهذيب الأسماء واللغات**،(بیروت: دارالفكر، 1996م)،ج:2،ص:89

(3) شمس الدين محمد بن عبدالرحمن السخاوي، **الإعلان بالتوبيخ لمن ذم التاريخ**،(بیروت: دارالكتب العلمیۃ)،ص: 666

(4) أبوعبدالله ياقوت بن عبدالله الحموي، **معجم البلدان**،(بیروت: دارالفكر)،ج:5،ص:331؛زكريا بن محمد بن محمود القزوینی، **آثار البلاد وأخبار العباد**، (بیروت: دارالصادر)، ص:473

(5) شمس الدين أبي عبدالله محمد بن أحمد بن عثمان الذہبی، **العبر في خبر من ذهب**،(بیروت: دارالكتب العلمیۃ)،ج:2،ص:23

(6) أبوالفلاح عبدالحي الدمشقي المعروف با بن عماد، **شذرات الذهب في أخبار من ذهب**،(دمشق: دار ابن كثیر، 1406ھ)،ج:1،ص:145

(7) كارل بروكلمان، **تاريخ الأدب العربي**،(القاہرۃ: دارالمعارف)،ج:3،ص:179؛الدكتور فؤاد سزكين، **تاريخ التراث العربي**،(الرياض: وزارۃ التعليم

العالي)،ج:1،ص:263

(8)الذہبی،**تذکرہ**،ج:2،ص:588،الذہبی،**سیر**،ج:12،ص: 558

(9)محمد اسماعیل ابن کثیر،**البدایۃ والنہایۃ**،(پشاور:المکتبۃ الحقانیۃ)،ج:11،ص:34 قال: وکان مولدہ في السنۃ التی توفي فیہا الشافعي وھو سنۃ أربع ومائتین.

(10)أبوالفضل أحمد بن علي بن حجر شہاب الدین العسقلاني،**تہذیب التہذیب**،(بیروت:مؤسسۃ الرسالۃ،1416ھ)،ج:10،ص:127

(11)أبي المحاسن یوسف بن تغري الأتابکی،**النجوم الزاہرۃ في ملوک مصر والقاہرۃ**،(بیروت:دار الکتب العلمیۃ،1413ھ)،ج:3،ص:33

(12) ابن صلاح،**الصیانۃ**،ص:64

(13)شمس الدین أحمد بن محمد ابن خلکان،**وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان**،(بیروت:دار الصادر)،ج:5،ص:195

(14) ابن صلاح،**الصیانۃ**،ص:64

(15)أبوزکریا محیي الدین یحی بن شرف النووي،**تہذیب الأسماء واللغات**،(بیروت:دار الفکر،1996م)،ج:2،ص:92؛أبوزکریا یحی بن شرف بن مري النووي،**المنہاج شرح صحیح مسلم**،(بیروت:دار إحیاء التراث العربي،1392ھ)،ج:1،ص:11

(16)طاش کبری زادہ احمد بن مصطفی،**مفتاح السعادۃ ومصباح السیادۃ فی موضوعات العلوم**،(بیروت:دار الکتب العلمیۃ،1985م)،ج:2،ص:8

(17)الدکتور محمد عبدالرحمن طوالبۃ،**الإمام مسلم ومنہجہ في صحیحہ**،(عمان:دار عمار،1421ھ- 2000م)،ص:17

(18) العسقلاني،**تہذیب**،ج:10،ص:127

(19)طوالبۃ،**الإمام مسلم**،ص:18

(20) الذہبی،**تذکرہ**،ج:2،ص:588

(21) الذہبی،**سیر**،ج:12،ص:558

(22)ابن صلاح،**صیانۃ**،ص:57

(23) طوالبۃ،**الإمام مسلم**،ص:18

(24)مرجع سابق،ص:19

(25) الذہبی،**العبر**،ج:2،ص:23؛ابن عماد،**شذرات**،ج:1،ص:145

(26) الذہبی،**سیر**،ج:12،ص:570

(27) ابن حجر،**تہذیب**،ج:10،ص:127

(28)محمد بن عبدالمنعم الحمیري،**الروض المعطار في خبر الأقطار**،(بیروت،مؤسسۃ ناصر للثقافۃ،2008م)،ص:588

(29) الذہبی،**العبر**،ج:2،ص:23

(30) الذہبی،**سیر**،ج:12،ص:570

(31) الذہبی،**العبر**،ج:2،ص:23

(32)شبیر احمد العثمانی الدیوبندي،**فتح الملہم**،(بیروت:دار إحیاء التراث العربي،1426ھ- 2006م) ج:1،ص:100

(33) الذہبی، **سیر**،ج:12،ص:570

(34) الديوبندي، **فتح الملهم**،ج:1،ص:100

(35) الذہبی، **العبر**، ج:2،ص:23

(36)طوالبة، **الامام مسلم**، ص:21

(37)الديوبندي، **فتح الملهم**،ج:1،ص:268

(38)أبوعبدالله محمد بن عبدالله الحاكم النسيابوري، **معرفة علوم الحديث و كمية أجناسه**،(بيروت، دارابن حزم،1424ھ- 2003م)،**ص: 52**

(39) حاجي خليفة كاتب چلپى مصطفى بن عبدالله، **كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون**،(بيروت: داراحياءالتراث العربي)،ج:1ص:555

(40) أبوالطيب صديق حسن خان القنوجي، **الحطة في ذكر الصحاح الستة**،(بيروت، دارالجيل)،ص: 198

(41)أبوالحسين محمد بن أبي يعلى الفرّاءالحنبلي، **طبقات الحنابلة**،(الرياض، دارةالملك عبدالعزيز،1419 ھ)،ج:1،ص:237

(42) عبدالرحمن بن محمد بن عبدالرحمن العليمي المقدسي الحنبلي، **المنهج الأحمد في تراجم أصحاب إمام أحمد**،(بيروت: دارالصادر،1997م)،ج:1،ص:221

(43)الديوبندي، **فتح الملهم**، ج:1،ص:101

(44) طوالبة، **الامام مسلم**،ص:62

(45)الدكتور مصطفى السباعي، **السنة ومكانتها في التشريع الإسلامي**،(الأردن: دارالوراق)،ص: 105

(46) محمد محمد أبوزهو، **الحديث والمحدثون**،(الرياض: الرئاسة العامة،1404 ھ - 1984م)،ص: 367

(47) طوالبة، **الإمام مسلم**،ص:26-23

(48) ابن الاثير، **اللباب**،ج:3،ص:38

(49) النووي، **تهذيب الاسماء**،ج:2،ص:91

(50) ابن صلاح، **صيانة**،ص:56

(51) سزكين، **تاريخ التراث**،ج:1،ص:263

(52) الذہبی، **سیر**،ج:12،ص:558

(53) ابن صلاح، **صيانة**،ص:57

(54)ابن كثير، **البداية**،ج:11،ص:33

(55) طوالبة، **الإمام مسلم**،**ص**:36-29

(56)المزي، **تهذيب**،ج:3،ص:1324

(57) الذہبی، **التذكره**،ص:383

(58) ابن صلاح، **صيانة**،ص:98؛طوالبة، **الإمام مسلم**،ص:43-39

(59)طوالبة، **الإمام مسلم**،ص:49-43

(60) العسقلاني، **تهذيب**، ج:6، ص:4

(61) مرجع سابق، ج:3، ص:344

(62)العسقلاني، **تهذيب**، ج:9، ص:427

(63)العسقلاني، **تهذيب**، ج:8، ص:361

(64)مرجع سابق، ج:9، ص:283

(65)مرجع سابق، ج:9، ص:386

(66)مرجع سابق ، ج:9، ص:73

(67) عبد الرحمن بن أبي حاتم محمد بن إدريس الرازي، **الجرح والتعديل**، (بیروت: دار إحياء التراث العربي، 1271ھ)، ج:8، ص: 182

(68)الفراء، **طبقات الحنابلة**، ج:2، ص:337

(69) الذہبی، **التذکرہ**، ص:567

(70) النووي، **شرح مسلم**، ج:1، ص: 10

(71) الذہبی، **سیر**، ج:12، ص:562

(72) المزي، **تهذيب**، ج:3، ص: 325

(73)طوالبة، **الإمام مسلم**، ص:78

(74)الذہبی، **سیر**، ج:12، ص:579

(75) ابن ندیم، **الفہرست**، ص: 286

(76) النووی، **شرح مسلم**، ج:4، ص:64

(77) إسماعيل باشا البغدادي، **هدية العارفين أسماء المؤلفين وآثار المصنفين**، (بیروت: دار إحياء التراث العربي، 1370 ھ)، ج:2، ص:431

(78)الفرّاء، **طبقات، ج:1، ص: 339**؛ أبو الفضل عبد الرحمن بن أبي بكر جلال الدين السيوطي، **طبقات الحفاظ**، (بیروت: دار الكتب العلمية، 1403ھ - 1983م)، ص: 261؛ محمد إسماعيل ابن كثير، **البداية والنهاية**، (پشاور: المكتبة الحقانية)، ج:11، ص:34؛ طاش کبری زادہ، **مفتاح**، ج:6، ص:9

(79) طوالبة، **الإمام مسلم**، ص:26

(80)ابن صلاح، **صيانة**، ص:64؛ النووي، **شرح مسلم**، ج:1، ص:11؛ ابن خلکان، **وفيات**، ج:5، ص:195

(81)ابن خلکان، **وفيات**، ج:5، ص: 195

(82) الذہبی، **تذکرہ**، ص:590؛ ابن صلاح، **صيانة**، ص:66

(83)ابن صلاح، **الصيانة**، ص:64

(84) المزي، **تهذيب**، ج:3، ص : 1325

(85) ابن صلاح، **صيانة**، ص:66

(86) الذہبی، **التذکرہ**، ص:579

(87)ابن صلاح، **صیانۃ**، ص:63،64

(88)الذہبی، **سیر**، ج:12، ص:579

(89) الذہبی، **التذکرہ**، ص:589

(90)طوالبۃ، **الإمام مسلم**، **ص**:36

(91)الخطیب، **تاریخ**، ج:13، ص:100

(92) السمعاني، **الأنساب**، ج:10، ص : 155

(93) النووي، **تہذیب الأسماء**، ج:2، ص:91

(94) ابن خلکان، **الوفیات**، ج:5، ص:194

(95) الذہبی، **التذکرہ**، ص:588

(96)الذہبی، **سیر**، ج:12، ص:557

(97) الذہبی، **العبر**، ج:2، ص: 23

(98)ابن حجر، **التہذیب**، ج:10، ص:128

(99)طاش کبری زادہ، **مفتاح**، ج:2، ص: 8